تقریر بجواب اسپیچ شہریار دولہن صاحبہ

خواتین -

اس وقت شہریار دولھن نے جو مفید تقریر کی اور جس عمدگی کے ساتھ کلب اور سوسائٹی کے مقاصد کو بیان کیا اور سکریٹری کلب کی رپورٹ پر جو عمدہ رائے ظاہر کی اوس سے نہ صرف اون کی قابلیت اور اونکے اعلیٰ خیالات کا اظہار ہوتا ہے بلکہ کلب کے زمانہ آیندہ کے لئے خوش گوار امیدین قایم ہوتی ہین -

شہریار دولہن کا ایسی دلچسپی اور قابلیت کے ساتھ کلب کی طرف توجہ کرنا اوسکے استحکام اور اس عظیم الشان کام کے آیندہ جاری رہنے کی دلیل ہے میرے لئے اس سے زیادہ کیا مسرت ہو سکتی ہے کہ مین ان عزیزون سے جن سے میری بہت سی تمنائین وابستہ ہین اپنے کام مین امداد پاؤن -

مجھے یقین ہے کہ میرے یہ سب عزیز ہمیشہ میرے اس چمن کو سرسبز و شاداب رکھین گے اپنی اس تقریر مین اونھون نے کامل ادب مگر قابل تعریف اخلاقی جسارت کے ساتھ مجھسے یہ خواہش کی ہے کہ مین ہفتہ مین کم سے کم دو بار کلب مین آؤن اور نہایت ہی دلچسپ طور پر بیان کیا ہے کہ " اسمین شک نہین کہ ملکی امور ہماری حضور سرکار عالیہ کو تھکا دیتے ہین تاہم اس کشتی کا ناخدا اپنے والا ہماری نظر مین کوئی نہین ہے اور جب تک ہماری جنس کی کشتی خرابیون کی منجدھار سے نکل کر اخلاقی و علمی و تمدنی کنارہ پر نہ جا لگے حضور ممدوحہ کی ناخدائی کی سخت ضرورت ہے "

عزیزہ من و خواتین کلب !

اچھی طرح ذہن نشین کرلو اگرچہ ملکی امور کے انجام دہی مین سخت تکلیف ہوتی ہے اور اوسکے

بعد آرام کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے لیکن میرے لئے اس سے زیادہ کوئی آرام نہین کہ مین اپنے اون مقاصد کو کامیاب ہوتا ہوا دیکھون جو میری جنس مین اشاعت و ترقی تعلیم اور شایستگی اخلاق کے متعلق ہین اور اسی سبب سے مین ہفتہ مین دو دفعہ نہین بلکہ ہر روز آنے کے لئے تیار ہون ؂

اب مین دریافت کرنے کا حق رکھتی ہون کہ کیا کشتی کا تنہا ناخدا یا جہاز کا اکیلا کپتان کشتی یا جہاز کو بغیر امداد اپنے مددگارون کے ایک ناپیدا کنار سمندر مین لیجا سکتا ہے یقیناً کوئی تسلیم نہین کرے گا کہ تنہا ناخدا یا کپتان کنارہ سمندر تک پہونچا دیگا۔

بیشک اوسکو مددگارون کی ضرورت ہوگی اگر وہ شب و روز تنہا کام کرتا رہے گا تو کبھی گوہر مقصود نہین پا سکتا۔

دنیا مین جتنے بڑے بڑے کام ہوئے ہین وہ تنہا ایک قوت سے نہین ہوئے ہم مسلمانون کے عقیدے مین آنحضرت صلعم پیغمبر خاتم النبیین تھے آپکی قوت و طاقت کی کوئی حد نہ تھی لیکن اس عالم اسباب مین اشاعت اسلام کے لئے اونکو بھی اعیان و انصار کی ضرورت ہوئی۔

پس مین کیونکر خیال کر سکتی ہون اور کوئی کیسے امید کر سکتا ہے کہ جب تک تم و میرے فیملی ممبر جنہین میرے کامون کی دشواری کا اندازہ ہے اور ضرورت سے آگاہ ہین مجھے مدد نہ دین اور مین کامیاب ہو جاؤن۔

یہ کشتی اوسی وقت آسانی کے ساتھ اور وقت پر کنارے لگے گی جب تم سب میری امداد مین بہ دل و جان مستعد ہوگی۔

تمہارے کلب مین آنے اور عمدہ خیالات کے اظہار کرنے سے نہ صرف مجھے خوشی اور تقویت ہوتی ہے بلکہ دوسری خواتین کے لئے جنہین ابھی بہت کچھ سیکھنا اور کرنا ہے

ترغیب ہوتی ہے۔

اصولاً میرے خیالات کا اثر سب سے پہلے تم ہی عزیزون پر پڑنا چاہیئے اور تم ہی کو میرے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ اگر تم بھی کلب مین جلد جلد آتی رہو اور خواتین کلب کی رہنمائی کرو تو جو ترقی کہ سال بھر مین ہو وہ ایک مہینے مین ہوگی اور میرے اثرات سے جن اصلاحون کی تم کو امید ہے اون مین بہت اعانت ہوگی۔

بہرحال مجھے اس تقریر سے بے انتہا خوشی ہوئی ہے جس نے میرے قلب کو مطمئن کر دیا ہے اور مین امید کرتی ہون کہ آئندہ سال جب سالانہ جلسہ منعقد ہوگا تو ہم سب کلب کو بہت ترقی یافتہ حالت مین پائینگے۔

تقریر

بموقع

دربار سالگرہ صدر نشینی

۱۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۱ھ مطابق ۲۴ فروری سنہ ۱۹۱۳ء

حاضرین دربار!

آج ہماری حکومت کو شروع ہوئے پورے ۱۲ سال گذرے ہین، اور اس عرصہ مین جو انتظامات کئے گئے ہین اون کے نتائج پر نظر ڈالی جاسکتی ہے۔

آغاز حکومت سے جس قدر ایک انسانی طاقت سے ہوسکتا تھا، ہم نے شب و روز اپنے ملک کی ترقی مین کوشش بلیغ کی، اور خدا کا شکر ہے کہ ہمکو ایک حد تک اُن کوششون مین کامیابی بھی ہوئی لیکن ابھی بہت کچھہ سرگرم کوشش اور محنت کی ضرورت ہے۔

اسمین شک نہین کہ اگر گذشتہ حالت کی اصلاح مین توجہات مبذول کرنے کی ضرورت نہ ہوتی تو یقیناً ہمارے نظام ملک کی ترقی کی منزلین بہت کچھہ طے ہوچکی ہوتین۔

تاہم جس قدر سلسلہ اصلاحات کہ جاری ہوچکا ہے اور جو کچھہ کہ نظام حکومت اس عرصہ مین قایم کیا گیا ہے، اوسمین خداوند کریم نے ہر موقع پر برکت عطا کی ہے۔ جو آیندہ کامیابیون کے لئے کامل طور پر باعث یقین ہے۔

بلاشبہ حالت اراضی جس کا رپورٹ مین اظہار کیا گیا ہے قابل اطمینان ہے، اور ہر ایک شعبہ مال مین نمایان ترقی ہے، اور یہ اسی کا سبب ہے کہ مالگذاری، اور خزانہ کی حالت

طمانیت بخش ہے۔

اسیطرح جوڈیشل، اور پولیس کو علیحدہ کرکے دونون صیغون کی پورے طور پر اصلاح کردیگئی ہے اور دیگر دفاتر متعلقہ روبکاری مین بھی جو اصلاحات، و انتظامات ضروری تھے اون کا سلسلہ جاری ہے، اور قریباً کل ضروری قوانین و قواعد کا نفاذ و اجرا ہوگیا ہے۔

صیغہ تعمیرات عامہ ابھی زیادہ توجہ کا محتاج ہے، لیکن حال مین جو انتظامات کئے گئے ہین اون سے درستی و اصلاح کی پوری توقع ہے۔

ایری گیشن کی جدید اسکیم منظور کیگئی ہے اور امید ہے کہ جب یہ کام تکمیل ہوجاوے گا تو آبپاشی کے ذرایع سے زراعت کو بڑا فایدہ پہونچے گا۔

حفظان صحت کا کام بہت توجہ طلب ہے اور شروع سے ہی ہماری توجہ اس شعبہ کی طرف مبذول ہے، اور ہم کو امید ہے کہ جن منظور شدہ تجاویز کا ذکر رپورٹ مین کیا گیا ہے اون کو بخوشش اسلوبی عمل مین لانے اور جلد انجام دینے کے متعلق میر مجلس جماعت انتظامیہ بلدہ بھوپال اور اسٹیٹ سرجن پوری کوشش کرینگے۔

بھوپال کی تعلیمی حالت اگرچہ بمقابلہ سابق قابل اطمینان ترقی پر ہے، لیکن وہ ترقی جو ہونی چاہیئے، ابھی نہین ہے، جسکی نسبت ڈائرکٹر تعلیمات کو توجہ دلائی گئی ہے۔

ہمکو حکام ضلع اور افسران پرگنہ اور مقامی باثر اشخاص سے بھی امید ہے کہ وہ اپنے اپنے زیر اثر مقامات پر اشاعت و ترغیب تعلیم مین حسب تجویز ڈائرکٹر تعلیمات حصہ لینگے اور اونکو مدد دینگے اگرچہ اسوقت بھی اعلیٰ تعلیم اور مختلف پیشون کی تعلیم کے لئے معقول تعداد کے وظائف جاری ہین، لیکن اگر ضرورت ہو تو موجودہ تعداد مین اور بھی اضافہ ہوسکتا ہے۔

تجارت کے متعلق اعلیٰ عہدہ داران اور ناظمان اضلاع کو خاص توجہ کرنا چاہیئے، جس ملک

ہیں تجارت نہ ہو وہاں صرف مالیہ اراضی سے وہ روپیہ جو ملکی اصلاحات و ترقی کے لئے درکار ہے حاصل نہیں ہو سکتا اور اس طرح ضروری اصلاحات رک جاتی ہیں اور رعایا کا افلاس دور نہیں ہوتا، تجارت پر توجہ کرنے کے ساتھ ساتھ صنعت و حرفت کا مسئلہ بھی بہت زیادہ قابل لحاظ ہے، یہ دونوں شعبے ایسے ہیں جن پر اب پوری طرح توجہ کرنے، اور وسائل مہیا کرنے کا وقت آ گیا ہے، ریاست کے تجار، مہاجن اور دیگر متمول اشخاص کو مشترکہ سرمایوں سے کام کرنا چاہیئے بہرحال موجودہ حالت آیندہ کے لئے نہایت خوشگوار امید پیدا کرتی ہے۔

اب اے عہدہ داران ریاست! یہ آپ سب کا کام ہے کہ ان دوازدہ سالہ کوششوں سے جو قابل اطمینان حالت پیدا ہو گئی ہے نہ صرف اوسکو قایم رکھیں، بلکہ اوسمیں ترقی کیلئے پوری کوشش کریں، اور اوس اعتماد میں جو آپ سب کی قابلیت پر کیا گیا ہے، اضافہ کرنے کا موقع دیں، اور جو جدید تجاویز منظور ہوئی ہیں اونکو عمدگی کے ساتھ تکمیل کو پہونچائیں۔

یہ امر بھی پیش نظر رہنا چاہیئے کہ جو روپیہ اصلاحات کے لئے منظور کیا جاوے وہ کفایت شعاری کے اصول پر خرچ کیا جاوے، کیونکہ ایک افسر کی خوش تدبیری میں کفایت شعاری بھی جزو اعلیٰ ہے۔

حاضرین! گذشتہ عرصہ میں میجر نواب محمد نصر اللہ خان بہادر نے دو مرتبہ ہمارے سفر کے زمانہ میں مفوضہ فرائض ہماری ہدایت کے مطابق نہایت قابلیت کے ساتھ ادا کئے ہیں اور جس احتیاط کے ساتھ کام کیا ہے وہ ہر ایک عہدہ دار کے لئے ایک بہتر مثال اور نظیر ہے۔

فوج کے حالات میں جو ترقی ہوئی ہے، اور جو اصلاحات کہ آیندہ ہونگی، ان کے متعلق زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں، آپ لوگوں کو کرنل نواب زادہ محمد عبید اللہ خان بہادر کی

جفاکشی، قابلیت، اور کفایت شعاری کی مثال سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے، آپ سب کو معلوم ہے
کہ وہ یہ اہم فرائض جو سخت طور پر دماغی اور جسمانی محنت سے تعلق رکھتے ہین، محض اعزازی
طور پر ادا کرتے ہین، لیکن ہمیشہ اپنے آپ کو پورا ذمہ دار سمجھتے ہین ۔
اب فوج کا تقریباً دو ثلث حصہ شاہنشاہی خدمات کیلئے مخصوص ہو گیا ہے ۔
جدید اسلحہ اور سامان کا بکثرت اضافہ ہوا ہے تنخواہون مین بیشی کی گئی ہے، گھوڑے
نہایت عمدہ بھرتی کئے جاتے ہین، لیکن با این ہمہ مصارف مین سنہ ۱۹۰۱ء کے مصارف سے
جبکہ سرکار خلد مکان کے زمانہ مین بے قاعدہ فوج تھی، اسوقت کمی ہے، اور فوج
میدان جنگ مین جانے اور ریاست اور گورنمنٹ کی خدمت انجام دینے کو تیار ہے ۔
نواب زادہ موصوف نے فوج مین جہانتک ممکن ہوا ہے شرفاے ریاست اور اخوان
ریاست کو ترغیب دیکر داخل کرنے کی کوشش کی ہے اگرچہ افسوس ہے کہ اونکو حسب دلخواہ
کامیابی نہین ہوئی ہے جسکا خاص سبب ہمارے سرداران ریاست کی کم ہمتی کے سوا کچھہ نہین
معلوم ہوتا ۔ تاہم جو کچھہ، اونہون نے کیا ہے غنیمت ہے، اور امید ہے کہ اس طرف خاص توجہ کیجاویگی
ورنہ ہمکو مجبوراً دوسرا طرز عمل اختیار کرنا ہوگا ۔ در اصل ملک کے ساتھ سب سے بڑا احسان یہ ہے ۔
کہ وہان کے باشندون مین قابلیت اور ترغیب پیدا کیجاے تاکہ وہ اپنے ملک کے کامون
اور خدمتون مین حصہ لین ۔ اور اسی مثال کی اعلیٰ عہدہ داران ریاست سے توقع کیجاتی ہے ۔
نواب زادہ موصوف نے اپنے اسٹاف و تمام افسران کے متعلق اونکے فرائض کی انجام دہی
مین سرگرمی سے کام کرنے کی بابتہ ہم سے بیان کیا ہے جو ہر طریقہ سے قابل اطمینان ہے ۔ اور ہمین
امید ہے کہ روز بروز اس سے بہتر اطلاع ہم کو ملتی رہیگی ۔
اس موقع پر میجر نواب زادہ محمد حمید اللہ خان بہادر سے وایسرائے وزٹ مین جو مدد

ہمکو بھی اُس کا بھی ہم اعتراف کرتے ہین اور ہم اپنے اُن اراکین وعہدہ داران ملکی اور فوجی کی بھی تعریف کرتے ہین جنھون نے اپنی خدمات کو محنت، ایمانداری، اور قابلیت و مستعدی کے ساتھ انجام دیا۔

حاضرین! گذشتہ دسمبر مین دیر اکسلنسیز نے بھوپال مین تشریف آوری کے موقع پر جن عنایات و الطاف کو ظاہر کیا، اور ہز اکسلنسی نے جس مہربانی کے ساتھ حمیدیہ لائبریری کا افتتاح اور ملیٹری ہارڈنگ اسکول کا سنگ بنیاد نصب فرما کر اپنی اوس دلچسپی اور نیک خواہشون کو جو حضور ممدوح کو ریاست و رعایائے بھوپال کی ترقیون کی نسبت ہے اظہار فرمایا وہ نہ صرف ہمارے بلکہ ہمارے خاندان ریاست، و اراکین اور رعایا کے لئے بھی بے انتہا باعث افتخار و شکر گذاری ہے۔

دراصل بھوپال مین حضور ممدوح کی تشریف آوری کیا بلحاظ حضور ممدوح کی عنایات کے اور کیا باعتبار اُن روابط خاندانی کے جنکو قائم ہوئے نصف صدی سے زیادہ عرصہ گذر لہے ایک یادگار وزٹ رہیگی۔

آپ سب کو اس سانحہ کا حال بھی معلوم ہوگا جو ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ پر داخلہ دہلی کے جلوس کے وقت گذرا جس سے حضور ممدوح کو سخت زخم پہونچا اور نہایت تکلیف برداشت کرنی پڑی۔ اس واقعہ سے تمام ہندوستان مین رنج و غم طاری ہو گیا لیکن خدا کا شکر ہے کہ حضور محتشم الیہ کو اُس سے اب صحت ہو گئی ہے اور شافی مطلق سے امید ہے کہ صحت کاملہ جلد عطا ہوگی، مگر ہندوستان کی جدید تاریخ مین جبکہ تعلیم و تہذیب کی روشنی ہر چہار اطراف ملک مین پھیلی ہوئی ہے یہ سانحہ نہایت نفرت انگیز، اور حقارت آمیز لفظون مین لکھا جائیگا اور ہر شخص جو ہندوستانی کہلاتا ہے، اس واقعہ پر شرم کریگا، کیونکہ یہ فعل ایک ایسا مجرمانہ فعل

ہے جسکی شرم و ذلت ہندوستان کے چہرہ پر ثبت ہوتی ہے، اور اسکا ارتکاب اُس شخص کی ذات پر کیا گیا ہے، جو نہ صرف اعلیٰ حضرت ملک معظم قیصر ہند کا جلیل الشان قایم مقام ہے بلکہ ہندوستان کا موروثی محسن اور حقیقی شفیق ہے، اور جسکی حکمت عملی مین ہندوستان کی بہبودی و ترقی اور ہندوستانیون کے ساتھ ہمدردی و اعتماد خاص طور پر داخل ہے، اور اس احسان و مہربانی کے ثبوت کے لئے یہی کیا کم ہے کہ اس عظیم سانحہ کے گذرے اور سخت تکلیف برداشت کرنے پر بھی ایک لمحہ کے لئے اپنے خیالات مین تبدیلی نہ ہونے دی بلکہ جسوقت صحت نے اجازت دی اوسیوقت امپیریل کونسل کے پہلے اجلاس مین یہ ارشاد فرمایا :-

"کہ مین کل ہندوستان کو یہ یقین دلانا چاہتا ہون کہ یہ واقعہ میری پالیسی پر کسی طریقہ سے اثر نہ ڈالے گا، مین بغیر پس و پیش کے اوسی پالیسی پر عمل کرونگا جو دو سال گذشتہ سے تھی، اور اوس سے بال برابر انحراف نہ کرون گا"

اس واقعہ کے علاوہ مجرم کی فراری اور اس وقت تک عدم گرفتاری شرم و ندامت کو اور بھی سنگین بنا رہی ہے ہر شخص کا جو ہندوستانی ہے، اور اپنے ملک کے دامن سے اس داغ کو ہلکا کرنا چاہتا ہے اور اپنے وطن کے ساتھ اصلی محبت رکھتا ہے یہ فرض ہے کہ مجرم کی گرفتاری مین کوشش کرے اور انارکزم کے اس زہریلے درخت کو منفرداً اور متفقاً ہندوستان کی سرزمین سے اُکھیڑ کر پھینکدے، اور یقیناً یہی خواہش ہر ایک محب ملک کی ہوگی اور یہی خیالات اون لوگون کے ہونگے جو اپنے وطن کی عزت کو عزیز رکھتے ہین۔

اس واقعہ کے بیان مین لیڈی ہارڈنگ کے بے نظیر استقلال کو بھی ایک تاریخی اہمیت رہے گی درحقیقت ویر اکسلنسیز سرکاری اور پرائیوٹ دونون حیثیتون مین ممتاز ہین، اونکے

اعلیٰ اخلاق، اونکی رحمدلی، ہندوستان کی بہلائی کے خیالات ہمیشہ کے لئے ایک گہرا نقش احسان شناس ہندوستانیون کے دلپر ثبت کرین گے۔

اور بالخصوص مسلمان توجس قدر مرہون منت ہون کم ہے۔ کیونکہ علاوہ اُس عام مہربانی کے جو تمام ہندوستانیون کے ساتھ ہے، ویراکسلنسیز نے مسلمانون کے اُس رنج مین جو اس وقت مسلمانان ٹرکی کی مصیبت سے اُن کے دلون پر طاری ہے ٹرکش ریلیف فنڈ قایم کرنے اور چندہ کے متعلق ہر قسم کی مدد دینے سے گران قدر ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

اب ہم اعلیٰ حضرت ملک معظم قیصر ہند اور علیا حضرت کوئن میری قیصرہ ہند کی ترقی عمر و اقبال کی دعا کر کے تقریر ختم کرتے ہین۔

تقریر بجواب ایڈریس خواتین اسلام

بوقت

فونڈیشن سلطانیہ محمڈن لیڈیز ہال

بمقام لاہور (۱۰) مارچ ۱۹۱۳ء

خواتین!

مین آپ کے اُن محبت آمیز خیالات کا جو میری نسبت نہایت گرمجوشی کے ساتھ ایڈریس مین ظاہر کئے گئے ہین شکریہ ادا کرتی ہون۔

لیکن مین اُس دلی مسرت کو کسی طرح الفاظ مین بیان نہین کرسکتی جو آپ سب کی ملاقات اور آپ مین سے چند خواتین کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنے سے مجھے حاصل ہوئی بلاشبہ یہ بڑے فخر کا موقع ہے کہ جس طرح مردون کی ترقی و اصلاح مین پنجاب نے نمایان جگہ حاصل کی ہے۔ اُسی طرح عورتون کی تعلیم و اصلاح اور ترقی مین بھی اُس کا قدم دوسرے صوبون کے مسلمانون سے بڑھا ہوا ہے جسکے ثبوت مین متعدد مدارس نسوان اور اس مفید انجمن کا وجود کافی ہے

خواتین! یہ مانا ہوا اصول ہے کہ عورتین قومون کے جسم مین مثل روح کے ہوتی ہین۔ اور اُن کی ترقی و تنزل مین عورتون کی تعلیم و جہالت کا بڑا حصہ ہوتا ہے۔ کوئی قوم دنیا مین متمدن اور کامیاب نہین ہوسکتی۔ جب تک کہ اُس قوم کی عورتون مین تعلیم و تہذیب نہو مسلمانون کے عروج تمدن کی تاریخ مین کوئی کمال ایسا نظر نہین آتا جسمین عورتون نے حصہ نہ لیا ہو لیکن بدقسمتی سے مسلمانون نے اس اصول کو اتنے عرصہ دراز تک متروک رکھا اور تاریخ کو اس درجہ

فراموش کردیا کہ اب اس اصول کا اختیار کرنا اور تاریخ کا دوہرانا سخت مشکل ہوگیا ہے تاہم تلافی مافات کے لئے ابھی وقت باقی ہے۔ قریباً ہر جگہہ اور ہر طبقہ مین تعلیم نسوان کی ضرورت محسوس ہونے لگی ہے۔ خود عورتون مین تعلیمی رجحان تیزی کے ساتھ پیدا ہوچلا ہے مگر چونکہ ہمارا حامی تعلیم گروہ عورتون کی تعلیم مین ابھی تک پورے طور پر کوشش و ایثار سے کام نہین لیتا اس لئے ترقی کی رفتار بے انتہا سست ہے۔ اگر اس گروہ مین وہی جوش جو کبھی کبھی تحریر و تقریر مین ظاہر ہوتا ہے عملی طور پر بھی ظاہر ہونے لگے تو تعلیم نسوان کی ترقی کوئی وقت طلب کام نہین گورنمنٹ کی طرف سے بھی روز بروز وسائل مہیا ہوتے جاتے ہین۔ مالی امداد سے بھی دریغ نہین کیا جاتا۔ مین نے بارہا گورنمنٹ ہند کے اعلیٰ افسرون اور اُن کی محترم لیڈیز سے تعلیم نسوان کے مسئلہ پر گفتگو کی ہے۔ اور گذشتہ ہفتہ مین جبکہ بمقام دہلی مین چیفس کانفرنس کے اجلاس مین شرکت کی غرض سے مقیم تھی۔ پرائیویٹ ملاقاتون مین اکثر یہی مسئلہ زیر بحث رہا مین نے بلا استثناء سب کو اس مقصد اعظم کا حامی پایا۔ اور اُن کی دلچسپی و ہمدردی کا کامل ثبوت ملا۔ لیکن اُن کی ہمدردی سے اُسی وقت فایدہ ہوسکتا ہے۔ جبکہ ہماری قوم کے حامیان تعلیم بھی مسلسل اور مضبوط کوشش کرین۔ حال مین ہزاکسلنسی لارڈ ہارڈنگ کی گورنمنٹ نے تعلیمی پالیسی پر جو رزولیوشن شایع کیا ہے۔ اُس سے زنانہ تعلیم کے متعلق نہایت آسانیان حاصل ہوگئی ہین اور وہ نسوانی ضروریات کے مطابق کردی گئی ہے۔ لیکن اب جو قومی و مذہبی خصوصیات ہین۔ اُن کا انتظام خود ہمارے اپنے ہاتھون مین ہے۔ مسلمانون مین اس وقت فیاض امراء اور چیدہ باہمت تعلیم یافتہ اصحاب کے ایثار کی ضرورت ہے۔ اگر اب بھی غفلت کی گئی یا سہل انکاری سے کام لیا گیا تو صریح طور پر قومی خودکشی ہوگی۔

خواتین! مین آپ کی انجمن کے مقاصد سے جو ایڈریس مین ظاہر کئے گئے ہین متفق ہون

اور میرے دل مین اُن کی بڑی وقعت ہے۔ اور خصوصاً اس مفید کام کی مین بے انتہا قدر کرتی ہون کہ اس نے مذہبی تعلیم و تربیت کے فوائد ذہن نشین کرنے اور ترجمہ قرآن مجید کی طرف توجہ دلانیکا فرض بھی اپنے ذمہ لیا ہے درحقیقت اصلی ترقی کے لئے بچون کے دلون مین مذہبی عظمت قایم کرنے اور اُن کو شعایر مذہب کا پابند بنانے کی سخت ضرورت ہے۔

قرآن مجید کا ترجمہ پڑہنے اور پڑھانے کی کوشش نہایت مبارک ہے کیونکہ اس سے اسلامی اخلاق و آداب کی تعلیم حاصل ہوتی ہے اور انسان خدا اور اُس کی مخلوق کے حقوق کو سمجھنے لگتا ہے اور اِن حقوق کا سمجھنا اور ادا کرنا ہماری ہر قسم کی ترقیون کا سنگ بنیاد ہے،

خواتین! آپ نے ایڈریس مین اپنی چند مشکلون کی طرف بھی اشارہ کیا ہے بلاشبہ مین آپ کی مشکلات کا اندازہ کرسکتی ہون اور جانتی ہون کہ کیسی حوصلہ شکن مشکلات سے آپ کا مقابلہ ہوتا ہوگا لیکن مستقل عزم اور سرگرم کوشش کے سامنے تمام مشکلین مغلوب ہوجاتی ہین اور کامیابی پر جو راحت ملتی ہے وہ روح کو ایک غیر فانی مسرت بخشتی ہے جسکا اندازہ آپکو خود بھی ابتدا ئً ہوگیا ہوگا۔

خواتین! آپ کی انجمن کے مقاصد مین اگر ایک مقصد کے متعلق مجھے ترمیم کرنے کی اجازت دی جاے۔ تو مین یہ ترمیم کرنا چاہتی ہون کہ آپ غریب عورتون کی امداد کا مستقل سلسلہ قایم رکھئے اور اُس کو ایسی تعلیم کے ساتھ مشروط کر دیجئے جس سے وہ اپنی زندگی کو عزت کے ساتھ بسر کرسکین۔

اب یہ امر کہ ایسی تعلیم کس قسم کی ہو آپ کی راے پر منحصر ہے مگر میرے نزدیک اس وقت سب سے زیادہ ضرورت بے پردہ عورتون کے لئے نرسنگ اور مڈوائفری اور سینٹ جانز ایمبولنس کی تعلیم کی ہے جس پر بچون اور عورتون کی صحت کا دارمدار ہے اور اکثر جگہہ ایسی امداد بہم نہ پہنچنے

سے قیمتی جانین تلف ہوجاتی ہین۔ اسی لئے لیڈی ہارڈنگ نے جن کا نام نیکی اور عظمت کے
ہم معنی ہے اور جن کی مہربانیان ہندوستانی عورتون کے دل پر ہمیشہ نقش رہین گی۔ اس مصیبت
کو دور کرنے کے لئے ملک معظم قیصر ہند اور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی تشریف آوری کی یادگار مین ایک طبی کالج قایم کرنے
کی تجویز کی ہے۔ جس کی نسبت امید ہے کہ جلد عمل مین لائی جائیگی۔ اس درس گاہ مین
خصوصیت کے ساتھ تیمارداری اور فن قابلہ کی تعلیم رکھی گئی ہے۔ آپ کی انجمن کی یہ کوشش
ہونی چاہیے کہ وہ اس ضروری تعلیم کے لئے غریب عورتون کو وظائف دے کر تکمیل تعلیم کے
واسطے مجوزہ کالج مین اُس کے جاری ہونے کے وقت بھیجنے کا انتظام کرے۔

خواتین! آپ نے اپنی محسنہ اور میری محترم دوست لیڈی ڈین صاحبہ کا ذکر جن عمدہ الفاظ
مین کیا ہے درحقیقت وہ اس کی مستحق ہین اور اُن کی جس قدر شکرگذاری کی جاے کم ہے
وہ میری قدیم دوست ہین۔ مین اُن کے شریفانہ خیالات اور اُن اعلیٰ جذبات سے خوب
واقف ہون جو اُن کے دل مین ہندوستانی عورتون کی بہبودی کے متعلق ہین۔
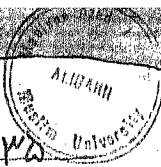
بے شک اُن کی جدائی ایک بڑے عزیز دوست کی جدائی ہے جس نے اپنی خالص
محبت کرنے والیون کی بھلائی مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا مجھے یقین ہے کہ اُنکو اپنے وطن
مین بھی ہم سب کی بہبودی کا خیال رہے گا اور وہان سے بھی وہ ان کوششون مین مدد
دین گی جو اُن کی جنس کے لئے مفید ہون گی اور اُن کی یہ امداد نہایت قیمتی ہو گی جو ہندوستان
کے ۳۳ سالہ تجربہ کی بنیاد پر دی جائیگی۔

خواتین! لیڈی ڈین صاحبہ کی جدائی ایک ناگزیر جدائی ہے جس کا قلق ہونا لازمی
ہے لیکن اُس امداد سے جو آپ کے صوبہ مین اس مرتبہ اور درجہ کی خاتون سے حاصل ہوتی
ہے مایوس نہین ہونا چاہیئے کیونکہ جہان تک مجھے ذاتی دوستی سے تجربہ حاصل ہوا ہے

مین کہہ سکتی ہون کہ لیڈی اوڈوائر صاحبہ بھی لیڈی ڈین صاحبہ کی طرح آپ کی حوصلہ افزائی اور معاونت مین کمی نہ کرینگی۔

خواتین! میری تقریر کسی قدر طویل ہوگئی ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کو کہین تکلیف نہ ہو اس لئے اب مین تقریر کو ختم کرتی ہون اور خاتمہ تقریر پر اپنی اور برجیس جہان بیگم کی طرف سے آپ کے اس گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کرنے کا دوبارہ شکریہ ادا کرکے اس قدر اور کہنا چاہتی ہون کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہوتا کہ آپ اس ہال کو پنجاب ہی کی کسی ذی مرتبت اور ہمدرد خاتون کے نام سے موسوم کرتین۔ لیکن چونکہ آپ کا اصرار ہے اور یہ رسم خواتین بھوپال و پنجاب کے اتحاد و ارتباط کا ایک عمدہ ذریعہ ہوگی جس سے آیندہ قومی فوائد کی بہت سی امیدین ہین اس لئے مین بڑی خوشی سے اپنے نام کے ساتھ منسوب کرنے کی اجازت دیتی ہون اور اس کا سنگ بنیاد رکھتی ہون مجھے امید ہے کہ جب آپ کی اس عمارت کا نقشہ تیار ہوجاے گا تو آپ میرے پاس بھوپال بھیج کر مسرور کرین گی تا کہ مین اس کے متعلق غور کرسکون خداوند کریم اس ہال کو تعلیم و ترقی نسوان مین خیر و برکت کا مرکز بنائے اور جو توقعات کہ اس ہال کے ساتھ وابستہ ہوتی ہین اس عادل و علم پرور گورمنٹ کے سایہ عاطفت مین تکمیل کو پہنچائے